

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔
پانچ قیمتی نصیحتوں پر مشتمل محسن انسانیت ﷺ کی ایک جامع حدیث

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”**الْبِرُّ لَا يَبْلَى، وَالْإِثْمُ لَا يُنْسَى، وَالذَّيْنُ لَا يَمُوتُ، اِعْمَلْ مَا شِئْتَ، فَكَمَا تَدِينُ تُدَانُ**“ اس حدیث کو محدث عبدالرزاق صنعانیؒ (۱۲۶ھ-۲۱۱ھ)، محدث ابو نعیم اصبہانیؒ (۳۳۶ھ-۴۳۰ھ) اور دیگر محدثین نے حدیث کی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔ بخاری کی سب سے مشہور شرح لکھنے والے علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے، لیکن اس کے تمام راوی مضبوط ہیں۔ (فتح الباری ج ۱۳، ص ۴۶۶) غرضیکہ حدیث کی سند کے متعلق محدثین کا اختلاف ہے، لیکن جو قیمتی نصیحتیں اس حدیث میں مذکور ہیں، وہ سب قرآن وحدیث کی روشنی میں صحیح ہیں۔

الْبِرُّ لَا يَبْلَى: نیکی کا ثواب ضائع نہیں ہوتا ہے، بلکہ وہ اللہ کے یہاں باقی رہتا ہے۔ یعنی انسان کوئی بھی نیک عمل کرتا ہے تو اس کو اس کا بدلہ ضرور ملے گا۔

وَالْإِثْمُ لَا يُنْسَى: کسی بھی گناہ کو بھلایا نہیں جاسکتا ہے، یعنی انسان گناہ کر کے بھول سکتا ہے، لیکن اللہ کے یہاں وہ ریکارڈ میں محفوظ ہے اور اس پر اس کی ضرور پکڑ ہوگی، ہاں اگر کسی شخص نے اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کر کے معافی مانگ لی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرمادیا تو پھر ان شاء اللہ پکڑ نہیں ہوگی۔

وَالذَّيْنُ لَا يَمُوتُ: دین اللہ کی صفت ہے، جس کے معنی ہیں قہار۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو کبھی موت نہیں آئے گی۔ وہ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا، جیسا کہ قرآن وحدیث میں اس عقیدہ کو متعدد مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً (وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ - سورة الفرقان ۵۸)

اِعْمَلْ مَا شِئْتَ: ہر انسان کو شریعت اسلامیہ نے یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اچھائی یا برائی میں سے جو نسا چاہے راستہ اختیار کرے، جیسا کہ فرمان الہی ہے: دین میں کسی پرز بردستی نہیں۔ (سورة البقرة: ۲۵۶) اسی طرح فرمان الہی ہے: آپ کہہ دیجیے کہ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے، اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کر دے۔ (سورة الكهف: ۲۹) غرضیکہ دین اسلام کی دعوت دے کر کسی کو قبول کرنے پر مجبور نہ کیا جائے بلکہ اسے اپنی منزل طے کرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیا جائے۔

كَمَا تَدِينُ تُدَانُ: حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا یہ جملہ عربوں میں مثال بن گیا۔ جس کے معنی ہیں: ”جیسا کرو گے ویسا بھگتو گے“۔ دنیا میں اچھے اعمال کرنے پر دونوں جہاں میں اچھا نتیجہ ملے گا ان شاء اللہ، اور اگر خدا نخواستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا راستہ اختیار کیا گیا تو نتیجہ بھی بائیں ہاتھ میں ملے گا۔ جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عظیمند وہ ہے جو اپنے نفس کو عبادت میں لگائے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرے، جب کہ بیوقوف وہ ہے جو اپنے نفس کی پیروی کرے اور اللہ کی رحمت پر غرور کرے، یعنی گناہ سے باز نہ آئے اور اسی پر مصر رہے۔ (ترمذی - ابواب صفۃ القیامۃ) نیز حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم دوسروں کے ساتھ رحم کا معاملہ کیا کرو، تمہارے ساتھ بھی رحم کیا جائے گا۔ (مسند احمد، بیہقی)

حضور اکرم ﷺ کے اس قیمتی فرمان کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہمیں ہمیشہ نیکیوں کی طرف سبقت کرنی چاہئے اور برائیوں سے حتی الامکان بچنا چاہئے، کیونکہ ہماری تمام نیکیاں اور برائیاں اللہ تعالیٰ کے ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ اگر ہم سے کوئی گناہ ہو جائے تو معافی مانگنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔ لوگوں کے ساتھ اچھائی اور احسان کرنے پر ان شاء اللہ ہمارے ساتھ دنیا و آخرت میں اچھائی اور احسان کا معاملہ کیا جائے گا۔ دوسروں کے ساتھ برائی اور ظلم کرنے پر دنیا و آخرت میں اچھے بدلے کی توقع کرنے والا بے وقوف شخص ہے۔ ہمیں مظلوم کی بددعا سے بھی بچنا چاہئے کیونکہ مظلوم کی بددعا اللہ تعالیٰ کے دربار میں فوراً قبول کی جاتی ہے۔ غرضیکہ ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کوتاہی سے بچنا چاہئے اور یہ فانی وقتی دنیاوی زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اور محسن انسانیت ﷺ کے طریقہ کے مطابق گزارنی چاہئے۔